۲۴۔قال رسول اللہ ﷺ: لَا تَحْقِرَنَّ شَيْئاً مِّنَ الْمَعْرُوْفِ

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو

(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 4084)

۱۔ اعمال کے مختلف درجات ہیں۔ ان کے اعتبار سے ان پر حاصل ہونے والے اجر و ثواب یا سزا و عذاب کے درجات بھی مختلف ہیں۔ کسی نیک عمل پر بڑے اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے تو کسی پر اس سے کم تر اجر و ثواب کا۔

۲۔ لیکن یہ بڑی نادانی کی بات ہو گی کہ کم تر اجر و ثواب والے عمل کو معمولی اور حقیر سمجھ کر اس پر توجہ نہ دی جائے اور معمولی گناہ کو ہلکا سمجھ کر اس سے بچنے کی کوشش نہ کی جائے۔

۳۔ جو عمل بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت حاصل کر لے، وہ انسان کو روزِ قیامت سرخ رو کر سکتا ہے، خواہ وہ عام لوگوں کی نظر میں کتنا ہی معمولی اور حقیر کیوں نہ ہو۔ اور جو عمل بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہو، وہ انسان کے

لیے موجبِ ہلاکت ہو سکتا ہے خواہ وہ عام لوگوں کی نظر میں کتنا ہی معمولی اور ہلکا کیوں نہ ہو۔

۴۔ کسی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا بظاہر ایک بہت معمولی عمل ہے۔ بسا اوقات ہم میں سے کسی کی بھی توجہ اس طرف نہیں جاتی۔ لیکن عملی زندگی میں اس کی بہت اہمیت ہے۔

۵۔ ایک مومن کے شایانِ شان نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی سے اس حال میں ملے کہ اس کے چہرے پر تکبر اور رعونت کے آثار ہوں یا وہ بالکل سپاٹ اور انبساط، محبت اور اپنائیت کے احساسات سے عاری ہو۔

٦۔ کسی پیاسے کو پانی پلا دینا بظاہر بہت معمولی کام ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے تاکید فرمائی کہ اسے بھی انجام دینا چاہیے اور اس پر اجر و ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔ اسے ہرگز معمولی نہ سمجھنا چاہیے۔

۷۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کی ہمدردی میں اور محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی میں کیا جانے والا یہ معمولی عمل بھی انسان کو جنت کا مستحق بنا سکتا ہے۔

۸۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آں حضرت ﷺ سے اچھے کاموں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے کاموں میں سے کسی کام کو معمولی نہ سمجھو خواہ یہ کام ہوں: کوئی چیز باندھنے کے لیے رسّی دینا، جوتے کا تسمہ دینا، اپنے برتن سے پانی کسی پیاسے کے برتن میں انڈیلنا، راستے سے لوگوں کو تکلیف پہنچانے والی کوئی چیز ہٹا دینا، اپنے بھائی سے خندہ روئی سے ملنا، ملاقات کے وقت اپنے بھائی کو سلام کرنا، بدکنے والے جانوروں کو مانوس کرنا۔

۹۔ حدیثِ بالا میں جن کاموں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ دیکھنے میں بہت معمولی ہیں۔ روزمرہ کی ضرورت کی چیز کسی کو دینا، کسی پیاسے کو پانی پلانا، کسی تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا، خوش روئی کے ساتھ کسی سے گفتگو کرنا اور اس طرح کے دیگر کام یوں تو بہت معمولی نوعیت کے ہیں۔ اتنے معمولی کہ بسا اوقات ان کی طرف ذہن بھی نہیں جاتا۔ لیکن سماجی اور اخلاقی حیثیت سے ان کی

غیر معمولی اہمیت ہے۔ اس لیے انھیں نظر انداز کرنا اور خاطر میں نہ لانا درست رویہ نہیں ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ کوئی عمل چھوٹا بڑا نہیں ہوتا۔ بڑا عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہ ٹھہرے تو بے کار ہے اور چھوٹا عمل شرفِ مقبولیت حاصل کر لے تو انسان کی نجات کے لیے کافی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین